احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار
۲۷- فروری ۱۹۹۵ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۲۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۴۸ سوموار- ۲۶ رمضان - ۱۴۱۵ھ ' ۲۷- تبلیغ ۱۳۷۴ ھش ' ۲۷- فروری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں

دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں اور دشوار گذار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کر لیتا ہے کیونکہ دعا اس فیض اور قوت کے جذب کرنے والی نالی ہے جو اللہ تعالیٰ سے آتا ہے جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پا لیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تعجب ہے کہ انسان اس (دنیا) میں راحت اور آرام طلب کرتا ہے حالانکہ اس میں بڑی تلخیاں ہیں۔ خویش و اقارب کو ترک کرنا۔ دوستوں کا جدا ہونا۔ ہر ایک محبوب سے کنارہ کشی کرنا۔ البتہ آرام کی صورت یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ دل لگایا جاوے جیسے کہا ہے کہ

جز بخلوت گاہِ حق آرام نیست

انسان ایک لحظہ میں خوشی کرتا ہے تو دوسرے لحظہ میں اسے رنج ہوتا ہے لیکن اگر رنج نہ ہو تو پھر خوشی کا مزا نہیں آتا جیسے کہ پانی کا مزا اسی وقت آتا ہے جبکہ پیاس کا درد محسوس ہو اس لئے درد مقدم ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۴۴۱)

خدا کی رحمت کے دروازے ہمیشہ کھلے رہتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

بہتوں کی عادت ہوتی ہے کہ اگر یوں کہا جائے کہ کوئی یہ کام کر دے تو ان میں سے کوئی بھی نہیں کرے گا۔ اور اگر یہ کہا جاوے کہ کسی وقت کر دے۔ تب بھی ان میں سے کوئی نہیں کرے گا۔ کیونکہ ان کو یہ خیال ہو گا کہ اگلے وقت میں جو آتا ہے۔ کر دیں گے، لیکن اگر وقت مقرر کر دیا جاوے تو کر لیتے ہیں۔ اس لئے خدا نے اپنے فضل و احسان عمیم کے ماتحت تمام لوگوں کے لئے موقع رکھ دیا کہ رمضان میں آسانی سے دعا کریں۔ اگر وہ یوں کہتا کہ جس نے قرب حاصل کرنا ہے کر لو تو بہت نہ کرتے۔ مگر اس نے کہا کہ میرا قرب حاصل کرو اور جو چاہے کرے اور پھر یہ فضل کیا اور موقع دیا کہ ہر ایک اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ ورنہ وہ ہر مہینہ میں دعائیں قبول کرتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے (-) اس لئے کسی ساعت کی شرط نہیں لگائی۔ اگر کوئی شرط لگائی ہے تو صرف یہ کہ میرا بندہ ہو، یعنی خدا کی عبودیت کا اقرار کرے۔ ہمارا یہ اقرار اس کی رحمت اور رافت کو جوش میں لائے گا۔ اور جو کھٹکھٹائے گا۔ اس کے لئے کھولا جائے گا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر میرا بندہ میری طرف ایک قدم اٹھاتا تو میں دو قدم اٹھاتا ہوں۔ اگر میرا بندہ میری طرف چل کر آتا ہے۔ تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔ سو خدا کی رحمت کے دروازے ہمیشہ کھلے رہتے ہیں۔

کیا بندہ ہر وقت محتاج نہیں۔ کیا بندہ کی محتاجی کسی خاص وقت پر منحصر ہے۔ کیا شعبان اور شوال میں بندہ محتاج نہیں۔ پھر کیا ہفتہ اور جمعہ کے روز بندہ محتاج نہیں۔ پھر کیا جمعہ کی صبح اور عصر تک محتاج نہیں۔ وہ تو اسی طرح محتاج ہے جس طرح ان دنوں میں محتاج ہے۔ پھر کیوں اس نے خاص اوقات میں خاص افضال و انعام کو محدود کر دیا۔ میں نے بتایا ہے کہ یہ بھی بطور رحمت کے ہے اس لئے کہ انسان کو ہوشیار کرے۔ پھر اللہ ان گھڑیوں میں زائد انعام دیتا ہے تاکہ انعام کے خواہاں لوگوں کو انعام کے لینے کے لئے اکسائے۔ پس جب بندہ گداز ہو جاتا ہے۔ اس کا دن اس کے لئے قبولیت کی گھڑیوں والی رات ہو جاتا ہے

اس کا ہر ایک دن جمعہ کا دن ہوتا ہے اور ساعت خطبہ کی وہ درمیانی ساعت ہو جاتی ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ زیادہ دعائیں قبول کرتا ہے۔ (از خطبہ ۲۰- جون ۱۹۱۹ء)

☆ "خوش مزاجی اور اس کے ساتھ حل یعنی کسی کی بات کو برداشت کرنا' یہ دونوں صفات واقفین (نو) بچوں میں بہت ضروری ہیں"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریر فرماتے ہیں۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ ان مبارک ایام میں خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ کو بھی اپنی قیمتی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ خاکسار کی اہلیہ کو بعارضہ فالج بستر علالت پر چوتھا سال ہو رہا ہے۔ بولنے کی طاقت تاحال مفقود ہے۔ علاج معالجہ جاری ہے۔ کامل شفایابی اور صحت و سلامتی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

○ مکرم بشارت الٰہی صاحب بھٹی امیر ضلع اٹک کی اہلیہ محترمہ محمودہ صاحبہ گردن کے مہروں میں پرابلم کیوجہ سے علیل ہیں۔ CMH اٹک میں بجلی کے ذریعہ علاج کیا گیا ہے اور پہلے سے افاقہ ہے۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ مکرم وقار منظور بسرا صاحب ابن مکرم چوہدری منظور حسین بسرا صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ فوزیہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد انور صاحب واہلہ بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر مکرم محمد یونس صاحب مربی سلسلہ نے ۹۵-۲-۷ کو بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں پڑھا۔

مکرم وقار منظور بسرا مکرم بلند بخش صاحب (وفات یافتہ) کے پوتے اور چوہدری غلام قادر صاحب باجوہ (رفیق بانی سلسلہ) کے نواسے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت بابرکت بنائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم رضوان اکبر صاحب مقیم نیویارک ابن مکرم پروفیسر محمد سلطان اکبر صاحب ربوہ کو مورخہ ۹ فروری ۹۵ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے صفوان اکبر نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم چوہدری ہدایت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۳۵ جنوبی سرگودھا کا پہلا پڑپوتا اور حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب کے نواسے مکرم عبد الصمد خان صاحب کا نواسہ ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔ احباب سے نومولود کے صالح اور خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

برائیوں سے بچنے کے واسطے خدا تعالیٰ سے دعا کرو تاکہ بچے رہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۷- تبلیغ ۱۳۷۴ ہش　　　۲۷- فروری ۱۹۹۵ء

بہانہ جُوئی سے گریز

بہانہ جُو ہو کر تو کوئی کام بھی نہیں کیا جا سکتا کیونکہ جس کام کے کرنے سے کسی بہانے کی وجہ سے محروم رہا جائے وہ کام مکمل کیسے ہو سکتا ہے۔ بلکہ مکمل ہونا تو الگ رہا اس کام کا آغاز ہی کیسے کیا جا سکتا ہے۔ انسان سوچتا ہے کہ میں یہ کروں اور وہ کروں لیکن اگر اس کی بہانہ جُوئی سامنے آجاتی ہے تو وہ کام کو وہیں چھوڑ دیتا ہے۔ شروع ہی نہیں کرتا۔ اور کسی طرح شروع کر ہی لے تو درمیان میں چھوڑ دے گا۔ گویا کہ بہانہ جُوئی ایک ایسی بات ہے جس سے انسان یا تو کوئی کام شروع نہیں کرتا یا شروع کرتا ہے تو اسے مکمل نہیں کرپاتا اور اس بات کی سچائی نہ صرف دنیاوی کاموں میں بھی ملتی ہے بلکہ دینی کاموں میں بھی۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:- "جب انسان صِدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینے (رمضان) میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا۔ اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہِ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے۔ چونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ صاحبِ ایمان کو چاہئے کہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے۔ جو شخص روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے۔ بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو۔ خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔"

حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے اس ارشاد میں مرکزی نکتہ یہ ہے کہ جن حالات میں سے بھی انسان گذرے اللہ تعالیٰ اس کی نیت کو دیکھتا ہے۔ کوئی کام کرتا ہے تو اس کی نیت کیا ہے۔ کوئی کام نہیں کرتا یا نہیں کر سکتا تو اس کی نیت کیا ہے بہانہ جُوئی کسی طرح بھی قبول نہیں ہو سکتی اس کے اپنے لئے بھی یہ مضر ہے کیونکہ بہانہ جُوئی سے جو کام وہ کر سکتا تھا وہ بھی نہیں کر سکا اور خدا تعالیٰ بھی اس بہانہ جُوئی کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ نیت نیک ہو۔ 'صاف ہو' دل کام کرنے کو چاہے گا اور کام کر لیا جائے گا۔ اور اگر کام میں کوئی رکاوٹ پیش آئے گی تو اللہ تعالیٰ اسے اس لئے دور کر دے گا کہ اس شخص کی نیت اچھی تھی۔

پس اس ارشاد میں حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے یہ بات بیان فرمائی ہے کہ ہر بات میں انسان کو صِدق اور کمال اخلاص سے کام کرنا چاہئے۔ کام دنیاوی ہو یا دینی ہو اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ اپنے آپ کو ایک صادق اور مخلص انسان کی حیثیت سے پیش کرے۔ دعا بھی کرے تو صحیح معنوں میں دعا کرے۔ یعنی دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں وہ اس کام کے کرنے پر راضی ہو جائے اور پوری محنت اور لگن سے اس کام کو کرے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا۔ تو اس کی بہانہ جُوئی اسے کہیں بھی نہیں پہنچا سکتی۔ اسے دنیاوی کاموں سے بھی محروم رکھے گی اور دینی ثواب سے بھی محروم رکھے گی۔ اور اگر وہ بہانہ جُو نہ ہو تو حالات چاہے کیسے ہی ہوں۔ اسے ثواب ضرور ملے گا۔ وہ کام کر سکے تو ثواب ملے گا۔ وہ کام نہ کر سکے تو ثواب ملے گا۔ کیونکہ کام نہ کرنے کے لئے بھی نیت کا بہت بڑا دخل ہے۔ آخر وہ چاہتا تو تھا کہ کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتا تھا کہ وہ کام کر سکے۔ لیکن وہ نہیں کر سکا۔ تو جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے روزوں کے متعلق اسے یاد رکھنا چاہئے۔ کہ اگر وہ بہانہ جُوئی سے نہیں چھوڑ رہا اور بیماری وغیرہ کی وجہ سے چھوٹتے ہیں تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے۔

مَیں بہت تاخیر سے پہچان پایا ہُوں تجھے
یہ نہ تھا معلوم تجھ جیسا کوئی محفل میں ہے
تُو نے جو جو بات کہہ دی ہے خلوصِ دل کے ساتھ
"میں نے یہ سمجھا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے"

ابو الاقبال

○

مجھ کو مری اِوقات سے بھی کچھ بڑھ کر حصہؔ بخش دیا
میں نے ٹی وی مانگا مجھ کو ڈش انٹینا بخش دیا

میں حرفوں کا طالب مجھ پر لفظوں کی برسات ہوئی
میں نے اِک عنواں چاہا تھا مجھے فسانہ بخش دیا

گو لگتا تھا کہ قسمت میں بنجر رقبہ لکھا ہے
لیکن مولا نے مجھ کو سرسبز علاقہ بخش دیا

میں اندھیروں کا باسی تھی لیکن مشعلِ بیعت نے
مجھ جیسے کمزور نظر کو روشن رستہ بخش دیا

سر پر دھوپ کڑی تھی، حشر گھڑی تھی جسم جُھلستا تھا
مالک! تیرے قرباں تُو نے ٹھنڈا سایہ بخش دیا

میں پہچان کے جنگل میں گُم تھا کہ میرے محُسن نے
حسنِ بیاں سے جگ مگ کرتا ایک حوالہ بخش دیا

عبدالکریم قدسی

تحریک جدید کے مالی قربانیوں کے چند ایمان پرور واقعات

○ افراد اور جماعتوں کے نام لئے بغیر چند ایمان پرور واقعات پیش کئے جاتے ہیں۔

۱۔ ایک جماعت میں اعلان کیا گیا کہ ٹارگٹ کے حصول میں اڑہائی ہزار روپے کی کمی ہے تو ایک مخلص نے کہا کہ اس قدر اضافہ میرے وعدہ میں شمار کر لیا جائے۔

۲۔ ایک جماعت میں اعلان کیا گیا کہ ٹارگٹ کے حصول میں گیارہ سو روپے کی کمی رہ گئی ہے تو ایک طفل نے اس کمی کو پورا کر دیا۔

۳۔ ایک جماعت میں ٹارگٹ کے حصول میں ایک لاکھ روپیہ کی کمی کا علم پا کر ایک مخلص نے ایک لاکھ روپیہ اپنے ذمہ لے لیا اور ٹارگٹ پورا ہو گیا۔

۴۔ ایک جماعت میں ٹارگٹ کو پورا کرنے کے لئے ایک مخلص دوست نے اپنے وعدہ کو ساٹھ ہزار روپیہ تک پہنچا دیا۔

۵۔ ایک مخلص دوست نے اپنی جماعت میں اول رہنے کے عزم کو پورا کرنے کے لئے اپنے وعدہ کو ترپن ہزار روپیہ تک کر دیا۔

۶۔ ایک عام پریکٹیسنگ ڈاکٹر نے اپنی جماعت کے ٹارگٹ کے حصول کے لئے اپنا وعدہ دس ہزار روپے تک بڑھا دیا۔

۷۔ ایک ضلع کے اجلاس میں بتایا گیا ہے کہ تاحال سارے ضلع میں دس ہزار روپیہ کا وعدہ نظر نہیں آیا تو ایک گاؤں کے دوست نے یہ شرف حاصل کر لیا۔

۸۔ زمینداروں میں ایک زمیندار دوست نے مسابقت فی الخیرات کا نمونہ پیش کرتے ہوئے مبلغ پینتالیس ہزار روپے کا وعدہ پیش کر دیا۔ اللہ تعالیٰ جملہ مخلصین کو حسنات دارین سے نوازے آمین۔ ایسے ایمان پرور واقعات تو بے شمار ہیں لیکن اخبار ان کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ چند ایک بطور نمونہ اس لئے پیش کئے گئے ہیں تاکہ عہدیدار حضرات ہمت اور مسابقت کے جذبہ کو بیدار کر کے اپنے مقرر کرکے اپنے مقررہ ٹارگٹ کو حاصل کرنے کی سعی بلیغ فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کو خیر و برکت سے نوازے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

لجنہ کالم

پہلی نصیحت تو یہ ہے کہ جس کے مخاطب والدین ہیں اور دراصل والد ہی ہیں۔ کیونکہ اس وقت یہاں عورتیں نہیں ہیں کہ بچوں کی دینی تربیت بچپن میں ہی کرو۔ اور بچپن میں ہی ان کو دین سکھاؤ۔ تاکہ وہ حقیقی دین دار بنیں۔

اس کے بعد میں بچوں کو مخاطب کرتا ہوں۔ میں نے بتایا ہے کہ کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک بعد میں آنے والے ترقی یافتہ نہ ہوں۔ مجھے قدرتاً بچوں کی تربیت سے بہت لگاؤ ہے۔ لیکن کبھی کوئی کام عمدگی سے نہیں ہو سکتا جب تک اس کے کرنے کا طریق مد نظر نہ رکھا جائے اور ہمارے ملک میں مشکل یہ ہے کہ اس طریق کو مد نظر نہیں رکھا جاتا۔ جس سے کسی کام میں کامیابی ہو سکتی ہے۔ میرے نزدیک جس بات کی طرف سب سے پہلے توجہ کرنے کی ضرورت ہے اور جو نہایت خطرناک طور پر پھیلی ہوئی ہے وہ بے استقلالی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا سب سے بڑی نیکی کا کام کون سا ہے۔ آپ نے فرمایا ماں باپ کی خدمت کرنا۔ اس نے پھر پوچھا۔ اور آپ نے پھر یہی جواب دیا۔ اسی طرح ایک شخص نے یہی سوال کیا تو آپؐ نے اس کی حالت کے مطابق اسے جواب دیا اور جب تک وہ پوچھتا رہا اس کو دہراتے رہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہی سب سے بڑی نیکیاں ہیں بلکہ یہ کہ چونکہ ان میں اس کی خلاف ورزی سب سے بڑا نقص تھا۔ اس لئے اس کی طرف توجہ دلائی۔ ہمارے ملک میں بھی ایک نقص ہے۔ اور اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ سب سے بڑا کامیابی کا گُر کیا ہے تو میں یہی کہوں گا کہ استقلال۔ پھر پوچھے گا تو یہی کہوں گا۔ پھر پوچھے گا تو بھی یہی کہوں گا۔ اور اگر کوئی دوسرا آدمی آکر پوچھے گا تو اس کو بھی یہی جواب دوں گا۔ اور تیسرے کو بھی یہی۔ حتیٰ کہ جتنے پوچھتے جائیں گے۔ اور جتنی بار پوچھیں گے یہی کہوں گا کہ ہر کام میں کامیابی حاصل کرنے کا گُر استقلال ہے۔ اس کے نہ ہونے کی وجہ سے ہر کام میں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ایک شخص اٹھتا ہے اور کوئی کام شروع کرتا ہے۔ پھر چھوڑ کر بیٹھ رہتا ہے۔ اس طرح جو تھوڑا بہت کیا کرایا ہوتا ہے وہ بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ پس جب تک استقلال کی عادت بچوں میں اور ان کی تربیت کرنے والوں میں نہ ڈالی جائے۔ اس وقت تک ساری کوشش بے فائدہ ہے۔

دیکھو آج تو یہاں جلسہ ہو رہا ہے لیکن اگر سال کے بعد اس کام کے متعلق کچھ بھی نہ ہو اور اسے چھوڑ دیا گیا ہو تو اس کا بچوں پر زیادہ مضر اثر پڑے گا۔ کسی کام کے شروع کرنے کا ایک اثر ہوتا ہے مگر وہ عارضی ہوتا ہے اور کام کو چھوڑ دینے کا ایسا اثر ہوتا ہے کہ جن پر ہوتا ہے ان کو بھی اس کا پتہ نہیں لگتا مگر نہایت خطرناک ہوتا ہے۔ ہر کام جو شروع کر کے چھوڑ دیا جاتا ہے اس کا اثر بچوں پر یہ ہوتا ہے کہ وہ سمجھتے ہیں بڑے ہمیں یہ تعلیم دے رہے ہیں کہ کسی کام کو لگاتار نہیں کرنا چاہئے اور اس طرح وہ کامیاب نہیں ہو سکیں گے لیکن اگر ان پر یہ اثر پڑے کہ جو کام شروع کیا جائے اسے کرتے ہی جانا چاہئے تو وہ ہر کام میں استقلال اختیار کریں گے اور کبھی ناکام نہ ہوں گے۔

بے استقلالی ایک بہت بڑا نقص ہے۔ یہ تو بچوں کی انجمن ہے۔ اس نے مجھے بار بار اپنے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے لکھا اور میں آج سے قبل نہ آسکا۔ لیکن ایک بڑوں کی انجمن میں نے بنائی تھی۔ پہلے پہلے میں اس میں خود شامل ہوتا رہا تاکہ کام چلنے لگے۔ لیکن جب سے میں نہیں گیا اس کے جلسے بھی بند ہو گئے ہیں اس کے سیکرٹری کا دوسروں کو استقلال سے کام کرنے کا وعظ کرتے کرتے تو منہ خشک ہو جاتا ہو گا اور کام کرنے کی تجویزیں سوچتے سوچتے دماغ پراگندہ ہو جاتا ہو گا۔ مگر وہ کام جو شروع کیا تھا وہ نہ کر سکے اور چھوڑ دیا۔ وہ تجویزیں تو بڑی بڑی گورنمنٹوں کو بتانے کے لئے تیار ہوں گے مگر یہ چھوٹا سا کام بھی نہ کر سکے۔ یہ ٹھیک ہے کہ کوئی اکیلا آدمی کام نہیں چلا سکتا۔ لیکن اگر استقلال اختیار کیا جائے۔ تو اگر سب میں نہیں تو کچھ آدمیوں میں ضرور استقلال پیدا ہو جائے گا۔ یورپ کے لوگوں نے اس بات کو خوب سمجھا ہے۔ اور وہاں ایسی دکانیں اور اخباریں ہیں جو تین تین سو سال سے برابر چل رہی ہیں۔ جب سے خیال آیا کہ اخبار جاری کیا جائے یا اس قسم کی دکان نکالی جائے اسی وقت سے وہ چلی آرہی ہیں۔ اسی طرح کئی مدرسے ہیں جب سے ان کا خیال آیا اسی وقت سے چلے آرہے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ شروع کرنے والوں نے استقلال سے کام چلایا اس کا اثر اوروں پر پڑا انہوں نے کام کرنا شروع کر دیا۔ پھر اوروں پر۔ اسی طرح کام چلتا گیا۔

تو والدین کے بعد کارکن اور بچوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ استقلال سے کام کرو۔ ماسٹر (علی محمد) صاحب نے کہا ہے کہ اس کام میں بچوں اور ان کے والدین نے مجھ سے تعاون نہیں کیا۔ اس لئے ایک دفعہ یہ کام شروع ہو کر بند ہو گیا تھا۔ اب پھر جاری کیا گیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر وہ استقلال سے کام کرتے رہتے تو اس کا اثر ضرور ہوتا اور کام جاری رہتا۔ انہوں نے دوبارہ کام کیوں شروع کیا۔ اسی لئے کہ ان کے دل سے پہلی ناکامی کا اثر دور ہو گیا۔ انہوں نے سمجھ لیا تھا کہ کوئی مدد نہیں دیتا اس لئے کام نہیں رہ سکتا۔ مگر پھر شروع کر دیا۔ اس کا نام بے استقلالی ہے۔ وہ پہلی باتوں کو بھول گئے۔ اور پھر کام شروع کر دیا۔ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ استقلال سے جب تک کام نہ ہو گا۔ اس وقت تک کامیابی نہ ہو گی۔

(ارشادات فرمودہ ۲۹ جون ۱۹۲۳ء
بمقام محلہ دار الفضل قادیان)

پروفیسر عبد السلام سے ایک ملاقات

ڈان کے ۱۰- فروری ۱۹۹۵ء کے میگزین کے شمارے میں طلعت مشتاق کہتے ہیں کہ پروفیسر سلام صاحب سے ملنے کی میری شدید خواہش کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں تھی۔ نہ میرے خاندان سے نہ میرے دوستوں سے۔ انہوں نے اکثر میرے اس خواب کے اظہار کو سنا تھا کہ میں اس عظیم سائنس دان سے کسی روز ملوں۔ اس وقت مجھے ایک ذرہ بھر بھی یہ خیال نہیں تھا کہ واقعی یہ بات میری قسمت میں لکھی جا چکی ہے کہ میں اس عظیم سائنس دان سے ملوں۔ یہ شخص جو نہایت غیر معمولی ہے اور جسے دنیا ڈاکٹر عبد السلام کے نام سے جانتی ہے۔

اگرچہ کئی سال گذر چکے ہیں لیکن مجھے ابھی تک یہ بات اس طرح یاد ہے جیسے کل ہی یہ واقعہ ہوا ہو۔ اکتوبر ۱۹۷۹ء کی بات ہے جب ایک روز میرا بھائی دوڑتا ہوا میرے کمرے میں آیا۔ اس کے ہاتھ میں ڈان اخبار کا پرچہ تھا اور اس نے نہایت جذباتی ہو کر مجھے یہ خبر سنائی کہ ڈاکٹر سلام کو نوبل انعام دیا گیا ہے۔

میرے جذبات میں بھی شدت پیدا ہوئی لیکن میں اس خبر سے حیران نہیں ہوا۔ کیونکہ میں یہ کسی نہ کسی طرح جانتا تھا کہ جو کچھ حیران کن معلومات سائنس کو انہوں نے دی ہیں وہ یقیناً اس سے بھی زیادہ اعزاز حاصل کریں گے۔ وائن برگ کے ساتھ مل کر ڈاکٹر سلام نے دنیا کو وہ فارمولا دیا ہے جسے فزکس میں سٹینڈرڈ ماڈل کہتے ہیں۔ جو آج بھی اسی طرح درست اور قائم ہے جیسا کہ جب یہ دیا گیا تھا۔ یہ مادے کے متعلق معلومات حاصل کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ایٹم سے لے کر کہکشاں تک اس کا گہرا تعلق ہے۔ ان تاریک غاروں تک بلکہ یہ تاریک سیاہ مادے کے متعلق بھی معمہ کو کھولتا ہے۔ اس کے علاوہ سلام وائن برگ تھیوری ایک ایسی تھیوری ہے جو کمزور اور الیکٹرو میگنیٹک قوتوں سے جو قدرت میں پائی جاتی ہیں تعلق رکھتی ہے اور اس بات کی بھی بنیاد مہیا کرتی ہے کہ قدرت کی بنیادی طاقتوں کو اکٹھا کیا جا سکتا ہے۔

لیکن میں نے اپنے بھائی سے اخبار لے لیا اور پروفیسر صاحب کی تصویر کو اس کی تفصیل کے ساتھ دیکھنے لگا۔ میں ڈاکٹر سلام صاحب سے اس وقت ملا جب انہیں ۱۹۷۹ء میں انعام مل چکا تھا۔ اور وہ پاکستان آئے تھے۔ مجھے ارم نے دعوت دی جس سے میری دوستی تھی اور ہمسائیگی بھی۔ ارم نے کہا کہ اس کے والد ڈاکٹر ظفر حسن نے ڈاکٹر سلام کے لئے ایک تقریب منعقد کی ہے اور یہ کہ دونوں گہرے دوست ہیں۔ اب بھی جب میں ارم کا سوچتا ہوں تو میرے دل پر اس کی ممنونیت طاری رہتی ہے کہ اس نے مجھے ڈاکٹر سلام سے ملنے کی دعوت دی اور میرے لئے زندگی کا ایک ایسا موقعہ پیدا کر دیا کہ میں ایک نہایت معزز سائنس دان سے مل سکوں۔ جس روز یہ تقریب تھی میں ارم کے گھر پہنچا اور اس وقت میں خاصا جذباتی ہو رہا تھا۔ معلوم یہ ہوتا تھا کہ اس کا گھر ایسا ہے گویا فلم چل رہی ہو۔ بہت سی پولیس کی نفری موجود تھی اور اسی طرح سیکورٹی کے کارندے بھی ہر جگہ چلتے پھرتے نظر آرہے تھے۔ اور مہمانوں کو اندر جانے کا راستہ دکھا رہے تھے۔ ڈاکٹر سلام صاحب اس سے پہلے گھر پہنچ چکے تھے۔ مجھے ارم نے سلام کیا اور بتایا کہ ہمیں کچھ دیر انتظار کرنا پڑے گا کیونکہ ایک بہت بڑا ہجوم ڈاکٹر سلام کے گرد جمع ہو گیا ہے جو ان سے علیک سلیک کرنی چاہتا ہے۔ ہم نے بے تابی سے انتظار کیا اور جب ہم واقعی ان سے ملنے گئے تو ہمیں ان سے ملاقات سے قبل ان کے بھائی سے ملنا پڑا۔ جنہوں نے ہمیں نوبل پرائز کا میڈل دکھایا اور یہ بھی بتایا کہ کس تھیوری کے سلسلے میں ڈاکٹر سلام صاحب کو یہ انعام ملا ہے۔ سارا وقت جبکہ میں وہاں کھڑا تھا۔ میں باتیں سنتا رہا اور ان پر سے اپنی ٹکٹکی ہٹا نہ سکا۔ بہت سے لوگوں کو میرا یہ انداز اچھا نہیں لگا ہو گا۔ لیکن میں نہیں چاہتا تھا کہ ایک لمحے کے لئے بھی انہیں دیکھنے سے محروم رہوں۔ میں اتنا قریب کھڑا تھا کہ میں انہیں دیکھتے ہی رہنا چاہتا تھا۔

جب انکل ظفر نے ارم کو اور مجھ کو ڈاکٹر سلام سے متعارف کروایا تو مجھے سب کچھ

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد محمود طاہر- ایم اے (ابلاغیات)

فیڈرل ریپبلک آف جرمنی

حدود اربعہ و جغرافیہ براعظم یورپ کے دل میں واقع دنیا کا ایک خوبصورت اور ترقی یافتہ ملک فیڈرل ریپبلک آف جرمنی ہے جس کے اطراف میں ۹ ہمسایہ ملک ہیں۔ شمال میں جرمنی کی سرحدیں ڈنمارک سے مغرب میں ہالینڈ' لکسمبرگ اور فرانس سے ملتی ہیں۔ اس کے جنوب میں سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا ہیں جبکہ چیکوسلاوکیہ اور پولینڈ جرمنی کے مشرق میں واقع ہیں۔

جرمنی ۳۵۷'۰۰۰ مربع کلو میٹر پر پھیلا ہوا ہے۔ اس کی آبادی ۷۹ ملین سے زائد نفوس پر مشتمل ہے اس آبادی میں ۶ء۵ ملین سے زائد غیر ملکی لوگ بھی شامل ہیں۔ رشیا کے بعد جرمنی آبادی کے لحاظ سے یورپ کا دوسرا بڑا ملک ہے اگرچہ رقبہ کے لحاظ سے جرمنی فرانس اور سپین دونوں سے چھوٹا ہے۔

جرمنی جغرافیائی لحاظ سے دلکش اور متنوع ملک ہے۔ یہاں خوبصورت پہاڑی سلسلے بھی موجود ہیں اور وسیع میدانی علاقے بھی پائے جاتے ہیں۔ جھیلوں کی ایک بڑی تعداد بھی موجود ہے اور کھلے وسیع زیریں علاقے بھی پائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ جزیرے اور دریا بھی موجود ہیں۔ جرمنی کی خوبصورت وادیاں ہر وقت سیاحوں کو اپنی طرف متوجہ کرتی رہتی ہیں۔

آب و ہوا جرمنی کی آب و ہوا نہایت خوشگوار ہے۔ جہاں سردیوں میں درجہ حرارت نکتہ انجماد سے گر جاتا ہے اور برفباری کا موسم بھی آتا ہے وہاں گرمیوں کے موسم میں خوشگوار آب و ہوا لوگوں کو میسر آتی ہے۔ سردیوں میں اوسط درجہ حرارت ۱ء۵ سینٹی گریڈ رہتا ہے۔ جولائی کا مہینہ یہاں کا گرم ترین مہینہ ہے جس میں اوسط درجہ حرارت ۱۸ سے ۲۰ سینٹی گریڈ رہتا ہے۔

لوگ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ جرمنی کی آبادی ۷۹ ملین سے زائد افراد پر مشتمل ہے جس میں ۶ء۵ ملین کی بھاری تعداد غیر ملکی آباد کاروں کی بھی شامل ہے۔ جرمنی کا شمار کم آبادی بڑھوتی والے ممالک میں ہے لیکن جنگ عظیم دوم کے بعد آبادی بڑھنی شروع ہوئی خاص طور پر غیر ملکیوں کے آنے سے اس میں زیادہ اضافہ شروع ہوا۔ غیر ملکیوں میں ترکی یوگوسلاویہ اور اٹلی کے افراد کی تعداد بہت زیادہ ہے اسی طرح ایشیائی ممالک کے لوگوں کی تعداد بھی خاصی ہے۔ آبادی کے لحاظ سے بالترتیب شہر' برلن' ہمبرگ' میونخ' کولون اور پھر فرینکفورٹ ہیں۔

زبان جرمنی کی زبان جرمن ہے۔ جو جرمنی کے علاوہ آسٹریا' سوئٹزرلینڈ اور شمالی اٹلی کے بیشتر حصوں میں اور بلجیئم' فرانس' لکسمبرگ کے سرحدی علاقوں کے علاوہ بعض دوسرے علاقوں میں بھی بولی جاتی ہے۔ جرمن دس کروڑ سے زائد افراد کی مقامی زبان ہے۔ دنیا کی شائع ہونے والی ہر دسویں کتاب جرمن زبان میں ہوتی ہے۔ دوسری زبانوں میں ترجمہ کے لحاظ سے انگلش اور فرنچ کے بعد جرمن کا تیسرا نمبر ہے۔

جرمنی کا وفاق وفاقی جرمنی ۱۶ ریاستوں (Lander) پر مشتمل ہے۔ اتحاد سے قبل (۱۱) ریاستیں تھیں۔ اتحاد کے بعد (۵) مزید ریاستیں شامل ہوئیں۔ یوں جمہوریہ جرمنی ۳۔ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو مشرقی جرمنی کی ۵ ریاستوں کے شامل ہونے سے فیڈرل ریپبلک آف جرمنی بن گیا اسی طرح مشرقی برلن مغربی برلن کے ساتھ مل گیا۔ مشرقی و مغربی جرمنی کا فطرتی اتحاد نوے کی دہائی کا اہم واقعہ ہے جب جرمن لوگوں نے دیوار برلن گرا دی اور جرمنوں نے اپنے اتحاد کا خود فیصلہ کر لیا۔

مذہب جرمن قانون کے مطابق ہر شخص کو مکمل مذہبی آزادی دی گئی ہے۔ اور ایمان کی آزادی بنیادی حق کے طور پر ہر شخص کو دی گئی ہے۔ مذہبی معاملات میں کسی قسم کی مداخلت نہیں ہے۔ جرمن آبادی کی اکثریت عیسائی مذہب کی پیروکار ہے جن میں کرسچین چرچ' پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک بالترتیب تعداد کے لحاظ سے زیادہ ہیں۔ دوسرے عیسائی فرقے بھی اقلیت میں موجود ہیں۔ دیگر مذاہب میں اسلام نمایاں ہے مسلمانوں کی تعداد ۱۷ لاکھ سے زائد ہے جن کی اکثریت ترک مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ تھوڑی تعداد میں یہود بھی موجود ہیں جو کسی زمانہ میں لکھوکھا کی تعداد میں آباد تھے لیکن نازیوں کے مظالم کے بعد یا مار دیئے گئے یا ہجرت پر مجبور ہو گئے۔

جہاں تک احمدیت کا تعلق ہے تو خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جرمنی میں جماعت احمدیہ مستحکم بنیادوں پر قائم ہے۔ جرمنی میں جماعت روز افزوں ترقیات کی منازل طے کر رہی ہے اور کئی میدانوں میں اس کو نمایاں خدمات پیش کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ باقاعدگی کے ساتھ جرمنی کے دورہ پر تشریف لے جاتے ہیں اور جرمنی کے جلسوں میں شمولیت فرما کر ان کی رونق میں اضافہ کرتے ہیں۔

خارجہ پالیسی ۳۔ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو جرمنی متحد ہو گیا یہ اتحاد جرمنی کی آزاد اور خود مختار جمہوری پالیسی کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس سے نہ صرف جرمنی متحد ہوا بلکہ یورپ کی تقسیم بھی ختم ہو گئی۔ مشرقی و مغربی یورپ کے درمیان حائل دیوار برلن لوگوں نے گرا دی۔ وفاقی جرمنی آزادی ضمیر پر یقین رکھتا ہے اور وہ دنیا میں قیام جمہوریت کا خواہش مند ہے۔ جرمنی یورپی کمیونٹی کا بھی رکن ہے اور معاہدہ شمالی اوقیانوس کی تنظیم NATO کا بھی رکن ملک ہے۔ جرمنی پوری دنیا کے ساتھ اچھے تعلقات کا خواہاں ہے۔ جرمنی کے ۲۳۰ سفارت خانے اور قونصل خانے دنیا میں قائم ہیں۔ تیسری دنیا کی امداد کرنا جرمن خارجہ پالیسی کا ایک نمایاں اور اہم حصہ ہے ۱۹۵۰ء سے ۱۹۹۰ء تک سرکاری و نجی ترقی میں جرمنی نے ۳۵۰ بلین مارک مدد دی ہے۔ جرمن خارجہ پالیسی کے خدوخال میں ایک نمایاں شق اپنے کلچر کو دوسرے ممالک تک پہنچانا ہے۔ اس کے لئے دوسرے ممالک میں حکومت کی طرف سے کلچر سنٹرل کھولے گئے ہیں تا وہ جرمن قوم' ملک' اس کی نیک نامی اور زبان کے فروغ کے لئے کوشش کریں۔ پاکستان میں بھی اس قسم کے ادارے کام کر رہے ہیں۔

اقتصادی صورتحال وفاقی جرمنی کا شمار دنیا کے صف اول کے ان چند ممالک میں ہوتا ہے جن کی اقتصادی صورتحال انتہائی مستحکم ہے اور ان کی معیشت مضبوط بنیادوں پر قائم ہے۔ ۱۹۷۵ء سے دنیا کے سات بڑے صنعتی ممالک G.7 کی اقتصادی میٹنگ میں حصہ لے رہا ہے۔ جنگ عظیم دوم سے تباہ حال جرمنی نے جلد ہی اپنے آپ کو اقتصادی لحاظ سے اتنا مضبوط کر لیا ہے کہ صرف چند سالوں میں دنیا کے اقتصادی لحاظ سے صف اول کے ممالک میں گنا جانے لگا۔

جرمنی کی اقتصاد کا زیادہ تر دارومدار انڈسٹری پر ہے۔ اور جرمنی کے اکثر ملازمین صنعتی شعبہ میں ہی ملازمت کرتے ہیں۔

جرمن کمپنیوں کی ایک بھاری تعداد ہے جو بین الاقوامی حیثیت کی حامل ہیں جن کے دفاتر اور ایجنسیاں اور سب انڈسٹریز دوسرے ممالک میں بھی قائم ہیں۔ ان میں سے بین الاقوامی شہرت کی حامل کمپنیوں کا مختصر تذکرہ معلومات کی خاطر پیش ہے۔

(۱) Siemens یہ الیکٹرانک کی اشیاء بنانے والی فرم ہے۔

(۲) Volkswagen' BMW' Daimler Benz یہ تینوں کارسازی میں بین الاقوامی شہرت رکھنے والی کمپنیاں ہیں۔ مرسڈیز کار جو خوبصورتی' پائیداری اور مہنگی ہونے کے لحاظ سے مشہور ہے جسے ہمارے ملک میں عزت و وقار اور جاہ و حشمت کی علامت کے طور پر بھی سمجھا جاتا ہے یہ Daimler Benz جرمن کمپنی بناتی ہے۔

(۳) Bayer' Hoechst' BASF یہ مشہور کیمیکل کمپنیاں ہیں ادویہ سازی میں پوری دنیا میں ان کا ایک مقام ہے۔

جنگ عظیم دوم کے بعد جرمنی کی اقتصادی بحالی میں انڈسٹری نے سب سے اہم کردار ادا کیا ہے۔ کارسازی کی صنعت جرمن کی اہم پیداواری یونٹ ہے۔ جاپان اور امریکہ کے بعد جرمنی آٹوموبائیل کی دنیا میں تیسرا بڑا پیداواری ملک ہے۔

ٹیکنالوجی آٹوموبائیل کی اشیاء ہوں یا ادویہ سازی کا شعبہ' آپٹیکل کے اوزار ہوں یا مشینوں کے پرزے یا مکمل پاور سٹیشن جرمنی پوری دنیا کو اعلیٰ معیار کی اشیاء مہیا کرتا ہے۔ اور اس کا شمار دنیا میں صف اول کی صنعتی اقوام میں ہوتا ہے ۱۹۸۸ء میں دنیا کی پہلی دس کمپنیوں TOP TEN میں سے (۴) کمپنیاں جرمنی کی تھیں۔

جدید ٹیکنالوجی پر جرمنی خطیر رقم خرچ کرتا ہے مثلاً ۱۹۹۱ء میں وزارت ریسرچ و ٹیکنالوجی نے ۵۰۰ ملین جرمن مارک کے پراجیکٹ جاری کئے جنکو صرف چھوٹی کمپنیوں نے اس لئے استعمال کیا کہ تا اشیاء کے معیار کو بہتر بنایا جا سکے۔ کیمیکل' الیکٹریکل انجینئرنگ اور مکینیکل کے شعبہ میں جرمنی نت نئی ٹیکنالوجی پر عمل پیرا ہے۔

زراعت و جنگلات جرمنی صرف صنعت و حرفت میں ہی اپنا مقام نہیں رکھتا بلکہ زراعت میں اعلیٰ ترقی اور اعلیٰ پیمانے پر پیداوار کا حامل ملک ہے جرمنی کا آدھا علاقہ زراعت کے لئے مخصوص ہے۔ زراعت صنعت میں اہم کردار ادا کرتی ہے اور جرمنی نے زراعت کو ترقی دے کر ثابت کر دیا ہے کہ دیہات بھی صنعتی ملک میں اہم اور متحرک کردار ادا کر سکتے ہیں۔

دودھ' گوشت' دالیں اور چینی جرمنی کی اہم پیداوار ہیں۔ بعض علاقوں میں پھل' شراب اور سبزیاں بھی پیداوار میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

جہاں تک جنگلات کا تعلق ہے تو جرمنی کا

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درثمین طاہر- ایم ایس سی (زو آلوجی) ایم فل (جینیٹکس)

انسانی موروثی بیماریاں

میڈیکل سائنس میں جینیات (Genetics) کی دلچسپی بہت نئی ہے مگر یہ حیران کن بات نہیں کیونکہ جینیات بذات خود علم کا ایک نیا میدان ہے ہمارا جینیاتی پروگرام ہروقت زندگی کے ہر مرحلہ پر مصروف عمل رہتا ہے ماں باپ سے ملنے والے پہلے خلیے سے لے کر بچے کی نمو (Development) نشوونما (Growth) اور پھر موت تک یہ پروگرام زندگی پر اثر انداز رہتا ہے۔ نارمل جینیاتی پروگرام میں کسی قسم کی تبدیلی مختلف بیماریوں اور نقائص کا باعث بنتی ہے۔

موروثی بیماریوں کو مندرجہ ذیل تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(۱) ایک جین میں خرابی کی وجہ سے ہونے والی بیماریاں
(Single Gene Defects)

(۲) کروموسومز میں خرابی کی وجہ سے ہونے والی بیماریاں
(Chromosomal Abnormalities)

(۳) کثیرالعوامل خرابیاں
(Multifactorial Disorders)

نوٹ اس مضمون میں صرف پہلی قسم کی بیماریاں کا تذکرہ کیا جائے گا ایک جین میں خرابی کی وجہ سے ہونے والی بیماریاں

ان کے سمجھنے کے لئے پہلے انسانی کروموسومز کا کچھ تعارف ضروری ہے اپنے پہلے مضمون (جینیات الفضل ۱۲- نومبر ۱۹۹۴ء) میں اس کے متعلق بیان کر چکی ہوں۔ مختصراً یہ کہ انسان میں ۲۳ میں سے ۲۲ کروموسومز کے جوڑے مرد اور عورت میں ایک جیسے ہوتے ہیں انہیں آٹوسومز (Autosomes) کہتے ہیں- ایک جوڑا مرد اور عورت میں فرق ہوتا ہے اسے جنس کروموسوم کا جوڑا (Sex Chorosomes pair) کہتے ہیں- کروموسومز پر موجود غالب جینز اپنے مغلوب جینز کی موجودگی میں بھی اپنی خصوصیت ظاہر کر دیتے ہیں یعنی جینی جوڑے (Gene pair) کے دونوں ارکان یا صرف ایک رکن کی موجودگی میں اپنا اظہار کر لیتے ہیں مگر مغلوب جینز صرف اسی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں جب جینی جوڑے کے دونوں ارکان موجود ہوں۔ مثلاً کسی بیماری کے جین کو D سے ظاہر کریں اگر بیماری غالب جین کے ذریعے ہوتی ہو تو DD.Dd دونوں صورتوں میں بیماری ہوگی اور اگر صرف بیماری مغلوب جین کی وجہ سے ہو تو جن لوگوں میں جینی جوڑا dd ہو صرف وہی بیماری کا اظہار کریں گے۔

اس قسم کی بیماریوں میں خاندان میں شادی یا ایسے خاندان میں شادی جس میں وہی بیماری ہو، بیماری کے اگلی نسلوں میں منتقلی کے امکان کو بہت بڑھا دیتی ہے اور اگر مستقل خاندان میں ہی شادیاں کی جائیں تو اکثر وہ خاندان کے خاتمے کا باعث بن جاتی ہیں۔ ایک جین میں خرابی کی وجہ سے ہونے والی بیماریوں کے مطالعے کے لئے شجرہ نسب (Pedegree) کا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔ جس سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ فلاں بیماری کس طریقے سے اگلی نسلوں میں منتقل ہو رہی ہے اور آئندہ نسلوں میں بیماری کی منتقلی کے کتنے امکانات ہیں۔

امکانات سے مراد: ضمناً یہ ذکر کرتی چلوں کہ کسی بیماری کے اگلی نسل میں منتقل ہونے کے امکانات سے کیا مراد ہے۔ جب ہم کسی بیماری کے امکانات کو دیکھتے ہیں تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اگر کسی جوڑے کے نصف بچوں میں بیماری کی منتقلی کے امکان ہیں تو لازما" ان کے نصف بچے ہی بیماری کا شکار ہوں گے بلکہ یہ عین ممکن ہے کہ ان کے سارے بچے نارمل ہوں اس کی مثال اسی طرح ہے جیسے تین بچوں والی فیملیز میں یہ بھی امکان ہوتا ہے کہ تینوں بیٹیاں ہوں یا تینوں بیٹے ہوں یا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہوں یا دو بیٹے اور ایک بیٹی ہو۔ سٹیٹس (Statistics) کے اصول کے مطابق امکانات میں تنوع (Variation) بڑے گروہ میں کم ہوتے ہیں اگر آپ سو لوگوں کا خاندان یا کوئی ہزار لوگوں کا شہر وغیرہ دیکھیں تو اس بات کے زیادہ امکانات ہوں گے کہ ۱۰۰ میں سے تقریباً ۵۰ لڑکے اور ۵۰ لڑکیاں ہوں اسی طرح ہزار میں سے اور زیادہ امکانات ہوں گے ۵۰۰ کے قریب لڑکے اور ۵۰۰ کے قریب لڑکیاں ہوں۔ اس لئے ایک ماں باپ کی اولاد میں جب ہم کسی بیماری کی منتقلی کی بات کرتے ہیں تو ہم کم از کم یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بیماری کے بچوں میں جانے کا امکان ہے یا نہیں اور کئی مرتبہ یہ بالکل یقینی ہوتا ہے کہ فلاں بیماری لازماً سارے بچوں میں منتقل ہوگی۔ مثلاً آٹوسومل مغلوب جین سے ہونے والی بیماری میں اگر دونوں والدین مبتلا ہوں تو لازماً ان کے سارے بچے بیماری کا شکار ہوں گے۔

ایک جین میں خرابی کی وجہ سے ہونے والی بیماریوں کو مندرجہ ذیل دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(A) آٹوسومل جینز سے ہونے والی بیماریاں
(B) X.Linked جینز سے ہونے والی بیماریاں

(A) آٹوسومل جینز سے ہونے والی بیماریاں

یہ بیماریاں ان جینز میں خرابی کی وجہ سے ہوتی ہیں جو آٹوسومز (کروموسومز کے ۲۲ جوڑوں میں سے کسی پر) پر واقعہ ہوتے ہیں ان بیماریوں کے لڑکوں اور لڑکیوں میں منتقل ہونے کے یکساں امکانات ہوتے ہیں۔ اس قسم کی بیماریوں کو مزید دو شاخوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

I آٹوسومل غالب جین سے ہونے والی بیماریاں

اس قسم کی بیماری صرف اسی صورت میں بچوں میں آسکتی ہے جب ان کے والدین میں سے کسی ایک یا دونوں میں بیماری ہو اگر کسی خاندان میں بیماری ہے تو لازماً ہر نسل میں کچھ نہ کچھ افراد اس میں مبتلا ہوں گے یا یوں کہہ لیں کہ اگر کوئی موروثی بیماری نسل در نسل اس طرح منتقل ہو رہی ہے کہ ہر نسل کے کچھ نہ کچھ افراد اس میں مبتلا ہوں تو سمجھ لیں کہ یہ بیماری آٹوسومل کروموسوم پر واقع غالب جین کی وجہ سے ہے۔ اگر خاندان کی کسی نسل میں کسی فرد میں بھی بیماری نہیں آئی تو پھر آئندہ نسلوں میں بیماری آنے کا امکان ختم ہو جاتا ہے۔ ایسا خاندان جو اس قسم کی بیماری میں مبتلا ہو اس کے ایسے افراد جن میں بیماری نہ ہو ان کی اولاد کو بھی اس کا خطرہ نہیں ہوتا۔ اگر والدین میں سے ایک بیماری میں مبتلا ہے تو نصف بچوں میں بیماری آنے کا امکان ہوتا ہے اگر دونوں والدین بیماری کا شکار ہیں تو ان کے ۳/۴ بچوں میں بیماری کی منتقلی کا امکان ہوتا ہے۔

مثالیں = اس قسم کی بیماریوں کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔

ایکونڈروپلاسیا
(Achondroplasia)

اس مرض میں مبتلا لوگوں کی ٹانگیں اور بازو چھوٹے ہوتے ہیں دھڑ کا سائز نارمل ہوتا ہے۔ سر بڑا اور ناک کی ہڈی دبی ہوئی ہوتی ہے۔ بڑی عمر میں بھی ان کا اوسط قد ۴ فٹ تک ہوتا ہے۔

بریکی ڈیکٹائلی (Brachydactyly) اس مرض میں درمیان والی انگلیاں چھوٹی ہوتی ہیں اور مختلف قسم کے ہڈیوں کے نقائص ہوتے ہیں قد بھی نسبتاً چھوٹا ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ Familial Hypercholesterolemia (خاندانی کولسٹرول Level کا زیادہ ہونا) Muscular Dystrophy (پٹھوں کا آہستہ آہستہ کمزور ہونا) Periodic paralysis (فالج) Polycysti kidneys (گردوں میں Cysts) بھی اوپر بیان کردہ طریقہ کار سے منتقل ہونے والی بیماریاں ہیں۔

II آٹوسومل مغلوب جین سے ہونے والی بیماریاں

ایسی بیماری کے اظہار کے لئے لازمی ہے کہ جینی جوڑے (Gene pair) کے دونوں ارکان موجود ہیں یعنی ماں اور باپ دونوں کی طرف سے ایک ایک جین آئے۔ خواہ والدین خود بیماری سے متاثر نہ ہوں۔ اس قسم کی اکثر بیماریاں خطرناک ہوتی ہیں اور متاثرہ افراد زندہ ہی نہیں رہتے اگر زندہ رہیں بھی تو بانجھ (Infertile) ہوتے ہیں اس طرح خطرناک بیماریاں نسل در نسل منتقل نہیں ہوتیں۔ آٹوسومل مغلوب جین سے ہونے والی کم خطرناک بیماریاں بھی ہیں جو نسل در نسل منتقل ہوتی ہیں۔ ایسے افراد جو خود نارمل ہوں مگر ان میں بیماری کا جین موجود ہو جس کا اظہار اس کے غالب جین کی وجہ سے نہ ہوا ہو انہیں Carrier کہتے ہیں۔ اگر ماں باپ دونوں بالکل نارمل ہوں تو ان کے کسی بچے میں بیماری آنے کا امکان نہیں ہوتا۔ اگر دونوں والدین Carrier (بظاہر نارمل مگر جینی جوڑے کا ایک رکن بیماری کا باعث بننے والا ہو) ہوں تو ان کے ۱/۴ بچوں میں بیماری آنے کا امکان ہوتا ہے۔ اگر والدین میں سے ایک بیماری سے متاثر ہو اور دوسرا Carrier ہو تو ان کے نصف بچوں میں بیماری آنے کا امکان ہوتا ہے۔ اگر والدین میں سے ایک بیماری سے متاثر ہو اور دوسرا بالکل نارمل ہو یعنی Carrier نہ ہو (جینی جوڑے کے دونوں ارکان غالب ہوں) تو ان کے سارے بچے نارمل ہوں گے۔ اگر دونوں والدین بیماری کا شکار ہوں تو ان کے سارے بچے بیماری میں مبتلا ہوں گے۔

جس خاندان میں بیماری ہو اس کے مختلف افراد کے Carrier ہونے کا امکان ہوتا ہے جبکہ خاندان سے باہر ایسے خاندانوں میں جس میں وہ بیماری کسی فرد میں بھی نہ ہو ان خاندانوں کے افراد Carrier نہیں ہوتے اس طرح ایسی بیماریوں میں خاندان سے باہر شادی کرنا بیماری کے اگلی نسل میں منتقل ہونے کے امکان کو ختم کر دیتی ہے۔

مثالیں۔

البینزم (Albinisum) اس بیماری میں مبتلا لوگوں کو البینو (Albino) کہتے ہیں ان کی جلد کا رنگ بالکل گلابی ہوتا ہے بالوں کا رنگ سفید ہوتا ہے ایک البینو اگر اپنے خاندان میں شادی کرے تو اس کے نصف بچوں کے البینو ہونے کا امکان ہوتا ہے جبکہ اگر البینو کسی ایسے خاندان میں شادی کرے جس میں یہ بیماری نہ

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ○ ☆☆☆ ○ ☆☆☆ ○ ☆☆☆ ○ پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی - سویڈن

محترم چوہدری عطاء اللہ صاحب

لوگوں کے ذکر خیر میں مرنجاں مرنج کی ترکیب اکثر استعمال میں آتی ہے۔ اس کا لفظی مطلب ہے۔ نہ کسی کو رنجیدہ کرو۔ خود رنجیدہ ہو۔ مگر اصطلاحاً ان لوگوں کے لئے استعمال ہوتی ہے جن سے کسی کو کوئی رنج نہ پہنچے۔ ہنس بول کر رہنے والے شخص کو بھی مرنجاں مرنج کہتے ہیں۔ مگر اس فارسی ترکیب کو ہم نے ایک شخص پر سو فیصد منطبق ہوتے دیکھا وہ تھے ہمارے استاد' ہمارے دوست اور ہمارے رفیق کار' پروفیسر چوہدری عطاء اللہ جن کی وفات کی خبر حال ہی میں قبلہ مولانا محمد احمد جلیل کے خط کے ذریعہ ہم تک پہنچی۔ چوہدری عطاء اللہ' نہایت کم گو' نہایت کم آمیز اور نہایت مخلص شخص تھے۔ ان کے کالج چھوڑنے سے سٹاف روم سونا ہو گیا تھا اب ان کی رحلت سے انجمن کے دفتر مال کی رونقیں ختم ہو گئی ہوں گی!

چوہدری عطاء اللہ صاحب کے وجود میں ایک خاص کشش تھی۔ ان کی کم گوئی' کم آمیزی کے باوجود لوگ ان کی طرف کھنچتے تھے۔ ہمیں یاد ہے حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث' کالج کی پرنسپلی کے زمانہ میں۔ چوہدری عطاء اللہ صاحب پر خاص شفقت فرمایا کرتے تھے سٹاف میٹنگ کے دوران سب لوگ بولتے مگر چوہدری عطاء اللہ صاحب خاموش بیٹھے مسکراتے رہتے۔ حضرت پرنسپل صاحب کئی بار چوہدری سے دوستانہ چھیڑ چھاڑ کی غرض سے انہیں چھیڑتے اور ان کی رائے طلب فرماتے۔ چوہدری صاحب نہایت نفیس۔ پیاری اور دلگداز مسکراہٹ سے اس چھیڑ چھاڑ کا خاموش جواب عرض کرتے تو ان پر بے انتہا پیار آتا! چوہدری صاحب لفظوں سے اپنی رائے کا اظہار کرنے کی بجائے مسکراہٹ سے اپنی رائے کا اظہار کیا کرتے تھے۔ سو باتوں کی ایک بات۔ سو جوابوں کا ایک جواب!

چوہدری صاحب فارسی کے صرف استاد نہیں تھے بلکہ فارسی ادب پر گہری نگاہ بھی رکھتے تھے۔ دیکھنے میں خاموش رہنے والا یہ شخص ادبی نکات و رموز کا ایک خزانہ اپنے سینہ میں چھپائے ہوئے تھا!

ہم نے چوہدری صاحب سے بی اے میں آپشنل مضمون کے طور پر فارسی پڑھی۔ سعدی کی گلستان کی کچھ حکایتیں ہمارے نصاب میں تھیں جو ہم سکول کے زمانہ ہی میں مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی سے سبقاً سبقاً پڑھ چکے تھے۔ پہلے روز کلاس میں حاضر ہوئے۔ چوہدری صاحب نے ہر طالب علم سے یہی سوال کیا کہ "آپ فارسی کو آپشنل کے طور پر کیوں رکھنا چاہتے ہیں؟" سب کا ایک جواب ہی تھا کہ "فارسی میں سو فیصدی نمبر ملنے کی امید ہوتی ہے۔" ایک نہایت پیاری مسکراہٹ ان کے چہرے پر پھیل گئی: فرمایا "علم حاصل کرنا ہو تو نمبروں کا لالچ نہیں کرنا چاہئے بلکہ کسی قسم کا لالچ بھی نہیں کرنا چاہئے آپ نے وہ محاورہ سنا ہو گا کہ پڑھو فارسی بیچو تیل! مگر یاد رکھیں اس محاورہ کا مطلب وہ نہیں جو آپ سمجھ رہے ہیں۔" بس ان کا سارا لیکچر ان تین فقروں پر مشتمل تھا۔ آپشنل مضمون کی کلاسیں ہی کتنی ہوتی ہیں بمشکل سال بھر میں پانچ یا چھ! حکایتیں ہم نے پہلے پڑھ رکھی تھیں چوہدری صاحب کا لیکچر ہم نے سن لیا! اللہ اللہ خیر سلّا! مگر ایک بات ہے وہ تین فقروں کا لیکچر ہمیں پینتیس برس گزرنے کے باوجود اب تک یاد ہے۔

پھر رفاقت کا زمانہ آگیا۔ سٹاف روم میں جس رفیق کار کو سب سے زیادہ مخلص' مستعد اور مہربان پایا وہ چوہدری صاحب تھے۔ پہلے ان کی خاموشی کا نظارہ دور سے کرتے تھے اب قریب آکر ان کی خاموشی کا مشاہدہ کیا تو اس خاموشی کی کتنی ہی پرتیں واضح ہوئیں۔ مولانا غلام احمد بدوملہوی' اللہ کے فضل سے لسّان آدمی تھے وہ سٹاف روم میں ہوتے تو سٹاف روم گونجتا تھا مگر چوہدری صاحب خاموشی سے اکیلے بھی سٹاف روم میں بیٹھے ہوتے تو سٹاف روم کا سناٹا گونجتا تھا! ان کی مسکراہٹیں ان کی خوشبو دور دور تک پھیلاتی رہتی تھیں!

لمبی رفاقت کے دوران ایک بار۔ صرف ایک بار چوہدری صاحب نے گرمجوشی سے داد دینے کا مظاہرہ کیا۔ سٹاف نے کسی تقریب پر شام کا کھانا اکٹھے کھانے کا اہتمام کر رکھا تھا۔ دوست خوش خوش بیٹھے تھے۔ ہمارا بیٹا عزیزی ماہر احمد اسلم' جو اس وقت ڈھائی تین برس کا تھا ہمارے ساتھ کالج آگیا تھا اور ہماری انگلی پکڑے سٹاف روم میں سہما بیٹھا تھا۔ اتنے میں ہمارے نہایت بے تکلف' ہم جماعت دوست' اور رفیق مرزا انس احمد صاحب ہنستے مسکراتے سٹاف روم میں تشریف لائے اور عزیزی ماہر احمد اسلم' کو دیکھ کر ارشاد فرمایا "آج میاں صاحبزادے اپنی امی کے ساتھ کالج آگئے ہیں!" ہم نے بیٹے سے برجستہ کہا "بیٹے! خالہ جان کو سلام کرو" اور 'اسلم' اللہ اس کی صحت اور عمر رزق اور اخلاص میں برکت دے' نے نہایت سعادت مندی سے کہہ دیا "خالہ جان سلام" سٹاف روم دوستوں کے قہقہوں سے گونجنے لگا۔ قبلہ چوہدری عطاء اللہ صاحب دور کے صوفے پر تشریف رکھتے تھے اٹھ کر ہمارے پاس تشریف لائے اور بغیر کچھ کہے نہایت گرمجوشی سے ہمارے ساتھ مصافحہ کیا اور ماہر کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ اتنی بلند آہنگ ہماہمی میں بھی آپ نے اپنے سکوت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا مگر ان کی گرمجوش داد ہمیں آج بھی یاد ہے۔

وہ دنیا میں خاموش مگر مستعد رہنے کے بعد اب لمبی خاموشی تان کر سو گئے ہیں۔ ان کی وفات کی خبر بعد میں الفضل میں پڑھی تو معلوم ہوا کہ بیماری کے دوران بھی آپ نے خاموشی اور اخفاء کو قائم رکھا اور چپکے سے اپنے دوستوں عزیزوں کو چھوڑ کر شہر خموشاں میں جا بسے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

گرامی کا یہ شعر چوہدری صاحب نے ہی ہمیں سنایا تھا۔

عصیانِ ما و رحمتِ پروردگارِ ما
ایں را نہایتے ست نہ آں را نہایتے!

اللہ تعالیٰ انہیں اپنی بے پایاں رحمت میں لپیٹ لے۔

محترم شیخ نور احمد صاحب منیر تحریر فرماتے ہیں:-

مکرم پروفیسر چوہدری عطاء اللہ صاحب ایم اے جماعت کے ان خدام میں سے تھے جو والہانہ عقیدت اور فدائیت کا جذبہ رکھتے تھے۔ آپ پیشہ کے لحاظ سے فارسی کے پروفیسر تھے۔ طویل عرصہ تک اپنے تعلیم الاسلام کالج ربوہ ہی کے صدر شعبہ فارسی تدریس کا کام کیا۔ کتب کے مطالعہ کا بہت ہی شوق تھا۔ خاموش اور دھیمی طبیعت کے تھے میں نے ان کو کبھی غصہ کی حالت میں نہیں دیکھا باجماعت نماز کے بہت ہی پابند تھے۔ کئی سال تک مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب خاکسار راقم کے ساتھ صبح کی سیر کے لئے بیت القمر سے ہی جاتے ان کی گفتگو میں بھی سلسلہ کے ساتھ اخلاص اور محبت کی روح ٹپکتی۔

جب آپ کالج سے ریٹائر ہوئے تو آپ نائب ناظر مال آمد مقرر ہوئے اور وہاں بڑی باقاعدگی سے کام کیا۔ بہت کم رخصت لیا کرتے اور وقت کے بڑے پابند تھے۔ قناعت اور کفایت شعار تھے سادہ زندگی بسر کی۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ بیت القمر کی تعمیر میں ان کی کاوش بھی تھی محلّہ کی طرف سے ایک وفد کی صورت میں کئی احباب جماعت سے اس بیت القمر کی تعمیر کے لئے رقم وصول کی اور اب یہ بیت القمر ایک بڑی وسیع عمارت ہے مکرم چوہدری صاحب میں ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ باہمی تعاون کے جذبہ سے کام کیا کرتے صائب الرائے تھے محلّہ کی مجلس عاملہ میں جو معاملات پیش ہوتے ان پر رائے دیتے اور بالعموم ان کی رائے میں وزن ہوتا وہ بچوں کی تربیت میں سختی کا جذبہ نہیں رکھتے تھے محبت پیار سے ان کی تربیت کرتے۔

اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب موصوف کے درجات بلند فرمائے اور ان کے جملہ لواحقین اور اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا - ۱۷ - جولائی ۱۹۵۳ء

ہماری تاریخ

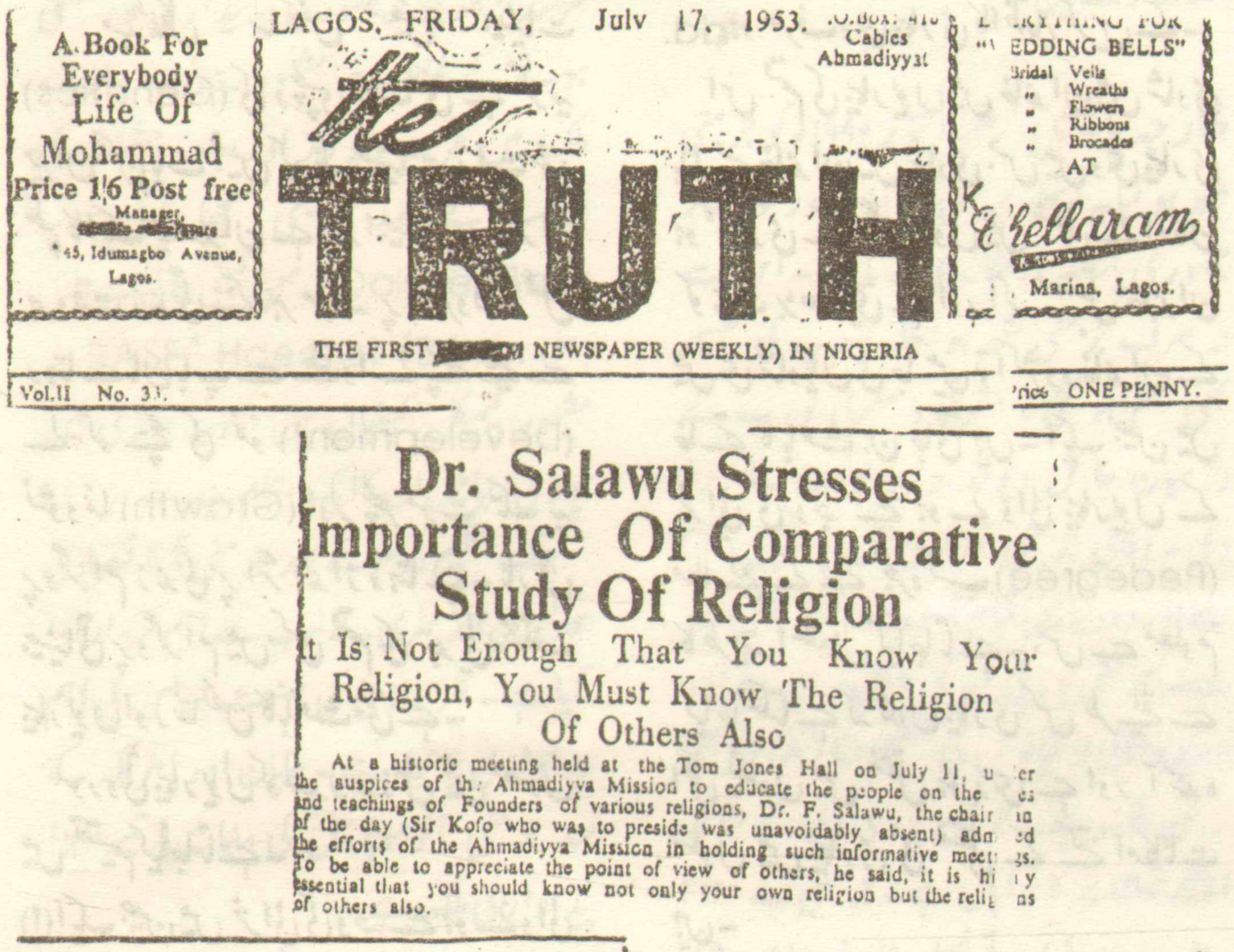

A Book For Everybody
Life Of Mohammad
Price 1/6 Post free
Manager,
[illegible]
45, Idumagbo Avenue, Lagos.

LAGOS, FRIDAY, July 17, 1953. P.O. Box: 418 Cables Ahmadiyyat

THE TRUTH

THE FIRST [illegible] NEWSPAPER (WEEKLY) IN NIGERIA

EVERYTHING FOR "WEDDING BELLS"
Bridal Veils, Wreaths, Flowers, Ribbons, Brocades
AT K. Chellaram
Marina, Lagos.

Vol. II No. 31. Price ONE PENNY.

Dr. Salawu Stresses Importance Of Comparative Study Of Religion

It Is Not Enough That You Know Your Religion, You Must Know The Religion Of Others Also

At a historic meeting held at the Tom Jones Hall on July 11, under the auspices of the Ahmadiyya Mission to educate the people on the [illegible] and teachings of Founders of various religions, Dr. F. Salawu, the chairman of the day (Sir Kofo who was to preside was unavoidably absent) admired the efforts of the Ahmadiyya Mission in holding such informative meetings. To be able to appreciate the point of view of others, he said, it is highly essential that you should know not only your own religion but the religions of others also.

ڈاکٹر سلاوو نے موازنہ مذاہب پر زور دیا اور فرمایا کہ یہ کافی نہیں کہ آپ کو اپنے مذہب سے متعلق واقفیت ہے آپ کو دیگر مذاہب کے متعلق بھی جاننا چاہئے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۴

ایک تہائی ۱/۳ حصہ جنگلات سے ڈھکا ہوا ہے۔ جرمنی میں ہر سال تقریباً ۴ ملین کیوبک میٹر لکڑی حاصل کی جاتی ہے جو کہ جرمنی کی ضرورت کا دو تہائی پورا کر دیتی ہے۔ کثیر تعداد جنگلات نہ صرف جرمنی کی لکڑی کی ضروریات پوری کرنے میں مدد دے رہے ہیں بلکہ ماحول پر بھی اچھے اثرات مرتب کر رہے ہیں۔

تجارت جرمنی ایک ترقی یافتہ صنعتی ملک ہے لیکن قدرتی معدنی ذخائر کی کمی کی وجہ سے اس کی صنعت کا انحصار دوسرے ممالک پر ہے۔ جرمنی کو اپنی غذائی ضروریات پوری کرنے کے لئے بھی دوسرے ممالک سے تجارت کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے جرمنی کا انحصار بین الاقوامی تجارت پر ہے۔ جرمنی کا شمار تجارت کے شعبہ میں دنیا کے صف اول کے ممالک جیسے جاپان و امریکہ وغیرہ میں ہوتا ہے۔ اور صنعتی اشیاء دنیا کو مہیا کرنے والے چند بڑے ملکوں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔

جرمنی کا سب سے اہم تجارتی حصہ دار فرانس ہے ۱۹۹۱ء میں جرمنی نے ۸۷ء۵ بلین مارک کی اشیاء فرانس کو برآمد کیں اور ۷۸ء۹ بلین مارک کی اشیاء فرانس سے درآمد کیں۔ جرمنی سے اشیاء درآمد کرنے والے دوسرے اہم ممالک میں اٹلی، برطانیہ، بلجیئم اور لکسمبرگ شامل ہیں ان کے بعد امریکہ کا نمبر آتا ہے۔

الغرض جرمنی اقتصادی لحاظ سے ایک مضبوط ملک ہے جس کی اقتصاد میں صنعت ریڑھ کی ہڈی کا کام دیتی ہے۔ صنعت میں کار سازی نمایاں ہے۔ جرمن ٹیکنالوجی سے پوری دنیا فائدہ اٹھا رہی ہے۔

باقی صفحہ ۵ پر

ہو تو اس کے سارے بچے نارمل ہوں گے۔

سکل سیل انیمیا (Sickle cell Anemia) خون کی کمی کی اس بیماری میں خون کے سرخ خلیوں کی شکل بدل جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ صحیح طریقے سے آکسیجن جسم کو نہیں پہنچا سکتے۔ خون کے خلیے ٹوٹنے پھوٹنے بھی لگتے ہیں مریضوں میں خون کی کمی اور یرقان کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اس بیماری کے Carrier افراد کے خون کے کچھ خلیے اپنی شکل بدل لیتے ہیں اس طرح یہ پتہ لگایا جا سکتا ہے کہ فلاں اس بیماری کا Carrier ہے۔

الکپٹو نیوریا۔ Alkaptonuria (پیشاب کا رنگ ہوا میں کالا ہو جانا) اور فینائل کیٹونیوریا (Phenylketonuria)

(ایک زہریلے مادے کا اخراج جو دماغی کمزوری کا باعث بنتا ہے) بھی اسی طریقہ کار سے منتقل ہونے والی بیماریاں ہیں۔

X.Linked(B) بیماریاں

وہ بیماریاں جن کے جینز X.Chromosomes پر واقع ہوں انہیں X.Linked بیماریاں کہتے ہیں۔ X کروموسومز عورت میں دو اور مرد میں ایک ہوتا ہے اس وجہ سے X کروموسومز پر موجود جینز کی لڑکوں اور لڑکیوں میں منتقلی ایک طرح سے نہیں ہوتی۔ مرد میں جنس کروموسومز کا دوسرا رکن Y کروموسوم کہلاتا ہے۔ یہ کروموسوم نسبتاً چھوٹا ہوتا ہے اور اس پر کم جینز ہوتے ہیں اور اگر کسی بیماری کا جین Y کروموسوم پر ہو تو وہ لازماً" باپ سے تمام بیٹوں میں منتقل ہوگی اس لئے جنس کروموسومز پر موجود جینز کی بحث میں صرف X کروموسومز پر موجود جینز کی زیادہ بحث کی جاتی ہے۔

X.Linked بیماریوں کو غالب اور مغلوب جینز کے لحاظ سے دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

I X.Linked مغلوب جینز کی وجہ سے ہونے والی بیماریاں

عورتوں میں X کروموسومز پر موجود ایسے مغلوب جینز جن کا اظہار ان کے غالب جینز کی موجودگی میں نہیں ہوتا مردوں میں ان مغلوب جینز کا اظہار اکیلے ہونے کی صورت میں بھی ہو جاتا ہے کیونکہ ان میں ایک ہی X کروموسوم ہوتا ہے۔ اس قسم کی بیماریوں میں اگر ماں متاثر ہو اور باپ نارمل ہو تو سارے بیٹوں میں بیماری آجاتی ہے اور سب بیٹیاں Carrier ہوتی ہیں۔ اگر ماں Carrier ہو اور باپ نارمل ہو تو نصف بیٹوں میں بیماری آنے کا امکان ہوتا ہے اور نصف بیٹیوں کے Carrier ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ اگر باپ متاثر ہو اور ماں نارمل ہو تو تمام بیٹے نارمل اور تمام بیٹیاں Carrier ہوں گی اگر ماں Carrier اور باپ بیماری سے متاثر ہو تو نصف بیٹوں اور نصف بیٹیوں کے متاثر ہونے کا امکان ہوتا ہے۔

اگر ماں اور باپ دونوں بیماری سے متاثر ہوں تو سارے بچے ہی بیماری سے متاثر ہوں گے اس قسم کی بیماریوں کی مثال ہیموفیلیا ہے جو کہ انگلینڈ کے اکثر شاہی خاندان میں پائی گئی۔ اس بیماری کے بیان میں ملکہ وکٹوریہ کے خاندان کا شجرہ پیش کیا جاتا ہے جس کے مطابق ملکہ وکٹوریہ Carrier تھیں اور مسلسل اگلی تین نسلوں میں ہر نسل کے کچھ لڑکوں میں یہ بیماری منتقل ہوتی رہی۔ اس بیماری میں جگر کے خلئے خون جمانے والا مادہ (Blood clotting Material) ناکام ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے زخم وغیرہ لگنے پر خون بند نہیں ہوتا اور بعض دفعہ معمولی

احمدیہ ٹیلی ویژن
کے پروگرام

منگل ۲۸-فروری ۱۹۹۵ء
(پاکستانی وقت میں)

4-30	درس القرآن- لائیو از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
6-00	اذان اور کوبے اپ ڈیٹ
6-10	خبریں
6-45	حدیث
7-00	ملاقات (۷ مئی ۹۴ء دوبارہ ٹیلی کاسٹ)
8-00	تلاوت
8-10	طبی معاملات (۲۱- اگست ۹۴ء دوبارہ ٹیلی کاسٹ)
8-40	تلاوت
8-50	نظم
9-00	احمدیہ ٹیلی ویژن- ورائٹی "وفات مسیح کی اہمیت"
9-50	کل کے پروگرام

سا Cut بھی موت کا باعث بن جاتا ہے۔ کلر بلائنڈنس (Colour Blindness) بھی اسی طریقہ کار سے منتقل ہونے والی بیماری ہے اس بیماری میں مریض چند رنگوں کی صحیح پہچان نہیں کر سکتا۔

II X.Linked غالب جین سے ہونے والی بیماریاں

اس قسم کی بیماریوں میں جینی جوڑے کے ایک رکن کی موجودگی بھی عورتوں میں بیماری کا باعث بنتی ہے اور مردوں میں ویسے ہی ایک ہی X کروموسوم ہوتا ہے اس لئے ان میں جین کی موجودگی لازماً" بیماری کا باعث بنتی ہے۔ اگر ماں بیماری میں مبتلا ہو اور باپ نارمل ہو تو ان کے نصف بچے (بیٹے بیٹیاں) بیماری میں مبتلا ہونے کا امکان رکھتے ہیں۔ اگر باپ بیماری میں مبتلا ہو اور ماں نارمل ہو تو لازماً" ان کی تمام بیٹیاں بیماری سے متاثر ہوں گی اور بیٹے سب نارمل ہوں گے اگر دونوں والدین بیماری کا شکار ہوں تو ان کے نصف بیٹوں اور میں بیماری آنے کا امکان ہو گا اور بیٹیاں سب بیماری کا شکار ہوں گی۔

اس طریقہ کار سے منتقل ہونے والی بیماریوں کی مثال ایک خامرے (Enzyme) G 6 P.D کی کمی ہے یہ خامرہ جسم کی اکثر بافتوں (Tissues) میں پایا جاتا ہے اس کی کمی ان بافتوں کے افعال کو متاثر کرتی ہے۔

اتی موروثی بیماریوں کی اقسام کا تذکرہ دوسرے مضمون میں کیا جائے گا امید ہے کہ میری کوشش آپ کے ازدیادِ علم کا باعث بنی ہوگی۔

بقیہ صفحہ ۳

بھول گیا۔ ہماری ملاقات تو مختصر وقت کے لئے تھی۔ لیکن یہ مجھے یاد ہے کہ انہوں نے ہماری تعلیم کے متعلق پوچھا اور یہ بھی پوچھا کہ کیا ہمیں فزکس میں کوئی دلچسپی ہے یا نہیں۔ گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے ہمیں آٹوگراف بھی دیا اور انکل ظفر کی تجویز پر انہوں نے ایک گروپ فوٹو بھی ہمارے ساتھ اور ہمارے بعض دیگر دوستوں کے ساتھ کھنچوائی۔ غیر معمولی بات جو ان کے متعلق میرے سامنے آئی وہ یہ تھی کہ وہ انتہائی منکسر المزاج تھے۔ اور اسی منکسر المزاجی کے ساتھ انہوں نے اپنے چاہنے والوں سے علیک سلیک کی۔ اگرچہ اس وقت سے لے کر اب تک بہت سا وقت گذر چکا ہے لیکن مجھے اس بات سے تسلی ہے یہ سارا وقت میری اس یادداشت کو دھندلا نہیں سکا۔ اور میں اب بھی اسی قسم کے جذبات کے ساتھ موجود ہوں جو جذبات میرے ان کے ملاقات کے وقت تھے۔

گذشتہ ہفتہ ایک لمبے عرصے کے بعد میں ظفر کے گھر گیا اور جیسا کہ ہمیشہ ہوتا ہے ڈاکٹر سلام صاحب کے متعلق باتیں شروع ہو گئیں ایسے لگتا تھا کہ وہ میرے اس راز سے پوری طرح واقف ہیں اور اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے انہوں نے مجھے ڈاکٹر سلام کی حال ہی میں چھپنے والی سوانح عمری جس کے مصنف جگجیت سنگھ ہیں دی۔ اگرچہ میں نے یہ کتاب لیتے ہوئے ان کا شکریہ تو ادا کر دیا لیکن جب میں گاڑی میں گھر آ رہا تھا اور میرے پاس میری ہمشیرہ بھی تھیں میں اپنی ہمشیرہ کو یہ بات بتائے بغیر نہ رہ سکا کہ اللہ تعالیٰ کے کاموں کو وہی جانتا ہے۔ کہ کس طرح کسی کی خواہش پوری کی جاتی ہے۔ کیونکہ اس کتاب کے علاوہ اور کوئی تحفہ جو انکل ظفر مجھے دیتے یا انکل ظفر نے کبھی دیا ہے، زیادہ قیمتی نہیں ہو سکتا تھا۔

بدقسمتی سے آج کل پروفیسر سلام صاحب بیمار ہیں۔ انہیں ہڈیوں کی کسی بیماری کا حملہ ہوا ہے۔ اور ان کی صحت گر رہی ہے۔ پروفیسر سلام صاحب نے حال ہی میں ٹریسٹ کے سنٹر کی ڈائریکٹر شپ سے اپنے آپ کو الگ کر لیا ہے۔

یہ ادارہ اٹلی میں ہے اور اسے آپ ہی نے ۱۹۶۴ء میں جاری کیا تھا۔ اب آپ امپیریل کالج آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی پروفیسر شپ سے بھی ریٹائر ہو گئے ہیں۔ وہاں آپ تھیوریٹیکل فزکس کے پروفیسر تھے اور یہ شعبہ بھی آپ نے ہی ۱۹۵۷ء میں قائم کیا تھا۔

طلعت مشتاق صاحب کی ملاقات کی یہ تفصیل ہم ڈان کے شکریہ کے ساتھ الفضل کے قارئین کو پیش کرتے ہیں۔ طلعت مشتاق صاحب کا بھی شکریہ اور ڈان کا بھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ 26- فروری-1995ء
کل ہلکی بارش ہوئی- آج دھوپ نکلی ہے
درجہ حرارت کم ازکم 9 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی میں دو امام بارگاہوں پر دہشت گردوں کی فائرنگ سے ۲۲ نمازی جاں بحق ہو گئے- ڈیڑھ گھنٹے کے وقفے سے ایک دوسرے سے نصف کلومیٹر دور دو امام بارگاہوں کو نشانہ بنایا گیا- دہشت گردوں نے پہلی واردات پی آئی بی کالونی میں کی اور نماز فجر پڑھنے میں مصروف لوگوں کو چھلنی کر دیا- مرنے والوں کی لاشیں اور زخمی ہونے والوں کو ہسپتالوں میں پہنچایا جا رہا تھا کہ چار دہشت گردوں نے کشمیر روڈ کی امام بارگاہ پر حملہ کر دیا- نمازیوں کو دیوار سے لگا کر کھڑا کیا اور ان پر فائر کھول دیا- صفیں اور قالین خون سے سرخ ہو گئے- مرنے والوں اور زخمیوں کا خون اور گوشت کے لوتھڑے دیواروں اور چھتوں سے چمٹ گئے- سارے علاقے میں کہرام بپا ہو گیا- ضلع شرقی کی امام بارگاہ ابوالفضل میں ۶ ہی نمازی موجود تھے نامعلوم کار سواروں نے سب کو ہلاک کر دیا- محفل مرتضیٰ امام بارگاہ میں ہلاک ہونے والے نمازیوں کی تعداد ۱۴ ہے- بتایا گیا ہے کہ دہشت گردوں کی عمریں ۱۶-۱۷ سال تھیں- جس امام بارگاہ میں نمازیوں کو اکٹھا جمع کیا گیا وہ اللہ اور رسول کے واسطے دے دے کر جانوں کی بھیک مانگتے رہے- دہشت گردوں کا نشانہ بننے والی امام بارگاہ سے ایک فرلانگ دور مسجد اکبر پر دو ماہ قبل دہشت گردوں نے حملہ کر کے ۸ نمازی ہلاک کر دئے تھے-

○ توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کا بل تیار کر لیا گیا ہے نئے قانون کے تحت اگر توہین رسالت کا الزام جھوٹا نکلے تو مدعی کو ۱۰ سال قید بامشقت اور جرمانہ کی سزا ہو گی- نئے قانون کے تحت توہین رسالت کے ملزم کی شکایت سیشن کورٹ کے روبرو تحریری طور پر کرنا ہو گی- درخواست وصول کر کے عدالت کارروائی کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں فیصلہ کرے گی- تھانے میں براہ راست ایف آئی آر درج نہ ہو سکے گی- الزام غلط نکلنے پر مدعی کو طلب کر کے سزا دی جائے گی- وزارت قانون نے نیا مسودہ قانون تیار کر کے کابینہ کو بھجوا دیا ہے- یہ بل عنقریب قومی اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا-

○ عید پر تخریب کاری کا سخت امکان ظاہر کیا گیا ہے- ملک بھر میں سخت حفاظتی اقدامات کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے- خفیہ پولیس کے اہلکار سادہ کپڑوں میں عوام کے ساتھ نماز میں شریک ہوں گے- مختلف شہروں سے آنے جانے والوں پر کڑی نظر رکھی جائے گی-

○ توہین رسالت کے دونوں ملزموں کی سخت حفاظتی انتظامات میں رہائی عمل میں آئی- جیل حکام نے بیرونی گیٹ کے پاس لواحقین کے حوالے کیا- دو گھنٹے قبل ہی مذہبی تنظیموں کے کارکن باہر جمع ہو گئے تھے-

○ کراچی میں نوائے وقت کے دفتر پر حملہ کیا گیا- دفتر کو آگ لگا دی گئی- حملہ آوروں نے دفتر پر قبضہ کر لیا اور کارکنوں پر تشدد کیا- گاڑیاں بھی جلا دی گئیں- زبردست فائرنگ کی گئی دفتر کا ادارتی اور انتظامی حصہ تباہ ہو گیا- حملہ آوروں کے جانے کے بعد فائر بریگیڈ نے آگ بجھائی-

○ سپاہ صحابہ کے صدر شیخ حاکم اور مولانا عبدالغفور جھنگوی سمیت ۲۰- افراد کو گرفتار کر لیا گیا- گرفتار شدگان کو ۱۶- ایم پی او کے تحت جیل بھیج دیا گیا- مولانا اعظم طارق کی گرفتاری کے لئے چھاپے مارے جا رہے ہیں- بلٹ پروف گاڑیاں ناکام واپس لوٹ گئیں- جھنگ شہر میں بکتر بند گاڑیاں گھومنے پھرنے سے خوف و ہراس پھیل گیا-

○ کراچی میں امام بارگاہوں پر حملے کے بعد اس قدر خوف و ہراس پھیل گیا ہے کہ ہلاک اور زخمی ہونے والوں کی نماز جنازہ بھی ادا نہ ہو سکی- کئی علاقوں میں سڑکیں ویران ہو گئیں- علاقہ میں ٹریفک نہ ہونے کے برابر ہے- کراچی شہر میں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا گیا ہے-

○ مولانا اعظم طارق نے نامعلوم مقام سے فون کرتے ہوئے کہا کہ ہماری گرفتاریوں کا فیصلہ اسلام آباد نہیں واشنگٹن میں کیا گیا ہے-

○ جونیجو لیگ میں شمولیت کے لئے حکومت پنجاب نے سابق بلدیاتی اداروں کے سربراہوں سے رابطے قائم کے لئے ہیں- چیئرمینوں اور میئروں نے وقت طلب کر لیا ہے- اور اپنے ساتھیوں سے صلاح مشورہ شروع کر دیا ہے-

○ سرکاری اعداد و شمار کے تحت نومبر ۹۳ء سے نومبر ۹۴ء تک پاکستان سے ایک لاکھ گیارہ ہزار سے زائد افراد روزگار کی تلاش میں بیرون ملک گئے ہیں-

○ وفاقی وزیر ڈاکٹر شیر افگن نے کہا ہے کہ گورنر الطاف کا فارمولا جمہوری سوچ کے خلاف ہے- وزیر اعلیٰ وٹو کے بارے میں یہ کہنا غلط ہے کہ وہ وفاقی حکومت کو بلیک میل کرتے ہیں-

○ افغانی علاقہ میں روسی طیاروں کی بمباری سے دس افراد ہلاک اور ۲۴ زخمی ہو گئے- ہسپتال سمیت متعدد عمارتیں تباہ ہو گئیں- روسی فوجیوں نے تاجک سرحد پر چار افغانی باشندوں کو بھی گولی مار دی-

○ بھارتی فوجیوں نے ۶ مجاہدین سمیت ۱۱ شہریوں کو شہید کر دیا- مختلف علاقوں میں کارروائی کے دوران دس بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے گئے- ۱۳ علاقوں کا محاصرہ کر لیا گیا-

○ توہین رسالت کے مبینہ ملزموں کی ہائی کورٹ کے فیصلے کے تحت رہائی کے خلاف جھنگ اور ساہیوال میں طلباء نے انجمن طلباء اسلام کی اپیل پر کلاسوں کا بائیکاٹ کیا- اور کالج سے باہر نکل آئے-

○ وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ملتان کے لئے ترقیاتی پیکیج کا عنقریب اعلان کر دیا جائے گا- انہوں نے کہا کہ سزائیں کاٹنے اور قربانیاں دینے والوں کو جلد اسلام آباد بلاؤں گی-

○ کراچی میں دہشت گرد تنظیمیں اسلحہ کی تربیت نگرانی اور جاسوسی میں پولیس سے آگے نکل گئیں- دہشت گرد تنظیمیں مسلح افراد کو معقول معاوضہ دیتی ہیں- ہلاکت کی صورت میں مزید بھاری معاوضہ دیا جاتا ہے- گذشتہ دو عشروں میں سیاسی مصلحتوں کے تحت بھرتیوں تبادلوں اور معطلیوں نے پولیس کو ناکارہ بنا کر رکھ دیا ہے-

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ نمازیوں پر گولیاں چلانے والے کسی رعایت کے مستحق نہیں ہیں-

○ صدر مملکت کے بیرون ملک جانے کے بعد سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد قائم مقام صدر بن گئے ہیں- صدر مملکت ۲۷ رمضان کو واپس تشریف لے آئیں گے-

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ پولیس گارڈ ہٹائے جانے کے فوراً بعد محفل مرتضیٰ امام بارگاہ پر حملہ ہوا ہے-

○ آسام میں بھارتی فوجیوں کی ٹرین کو بموں سے اڑا دیا گیا- ۲۲ بھارتی فوجی ہلاک اور ۲۰ زخمی ہو گئے-

○ پیپلز پارٹی لاہور کے صدر مسٹر مشتاق اعوان نے کہا ہے کہ مخلوط حکومت کا تجربہ کامیاب رہا ہے اب ہمارے کام بھی ہوں گے- انہوں نے کہا کہ چاپلوسی کی سیاست ختم ہو گئی ہے کارکن بہت جلد بیوروکریسی کے ساتھ ہمارا رویہ دیکھیں گے- اپنا حق لے کر جائیں گے-

○ زکوٰۃ کی کٹوتی سے بچنے کے لئے نکلوائے گئے دس ارب روپے دوبارہ بینکوں میں جمع کروادئے گئے-

○ امریکی نائب وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ امریکہ مسئلہ کشمیر حل کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کر رہا ہے- آخری فیصلہ پاکستان اور بھارت نے کرنا ہے-

○ پولیس مقابلہ کے لئے کراچی کی چار دہشت گرد تنظیموں میں معاہدہ ہو گیا ہے اس کے تحت چاروں گروہ آئندہ صرف اپنے اپنے علاقوں میں وارداتیں کریں گے- تاہم پولیس سے مقابلہ کے وقت متحدہ ہو جائیں گے-

تبدیلی فون نمبر

واپڈا آفس کا نیا فون نمبر 212373
واپڈا دفتر شکایات نیا فون نمبر 212301
احباب نوٹ فرمالیں-

قدیمی • اولین • شہرۂ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ نزد الائیڈ بنک
ربوہ
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد
ڈاکٹر عبدالغفور زاہد آف سرگودہا

شدید ناقابل برداشت درد
PAINS CURATIVE SMELL
پینز کیوریٹو سمیل سے منٹوں میں ختم- آرام نہ آئے تو 24 گھنٹے میں واپس
نوٹ: ہر قسم کی دواؤں کے استعمال کے دوران بھی سونگھی جاسکتی ہے
فی شیشی: 20/- روپے- اچھے ہومیوپیتھک و میڈیکل سٹورز سے یا مع 15/- روپے ڈاک خرچ
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ سے طلب کریں
فون: 04524-211283، 771
فیکس: 04524-212299